تحقیق ڈاکٹر سبطین لکھنوی

نظریہ ولایت فقیہ، ایرانی شیعہ علماء اور ایرانی شیعہ دانشوروں کی نظر میں (۲)

خمینی صاحب کا نظریہ ولایت فقیہ

نظریہ ولایتِ فقیہ میں خاص بات یہ ہے کہ اس کے اندر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے رول کو ایک اثنا عشری شیعہ انقلاب کے اندر ڈھالنے والے جدت پسند معمار اور پورے عالم اسلام میں نائب مہدی آخرالزماں کے درجے پر فائز خود اپنی ہی شخصیت کو پیش کرنے میں اپنی ساری توانائیاں جناب خمینی نے صرف کر دی ہیں۔

یہ ہم جو باغ و بہاراں کا ذکر کرتے ہیں
تو مدعا وہ گل تر وہ سرو و قامت ہے

شیعہ کے مفروضہ بارہ امام نور تھے

شیعہ عقائد کے مطابق مہدی آخر الزماں تک اہل تشیع کے بارہ مزعومہ امام ہیں۔ جو خمینی صاحب کے الفاظ میں:

"عالم رنگ و بو میں آنے سے قبل "انوار" تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان آئمہ کو اپنے عرش کے گرداگرد کر دیا۔ اور انہیں ایک ایسا بلند تر مقام عطا فرمایا کہ اس کا علم بہ جز اللہ تعالیٰ کے کسی کو بھی نہیں ہے۔ (۱)

شیعہ امامت کا "نور" عرش الٰہی کی سیر کرنے کے بعد "بشریت" کا لباس پہن کر جب اس فانی دنیا میں نمودار ہوا۔ تو خالقِ کائنات نے شیعہ عقائد کے مطابق ایسے ایسے معنوی مقامات و درجات اسے عطا فرما دیئے کہ

شیعہ امام ملائکہ مقربین اور مرسل سے بڑا ہوتا ہے

تمام ذرات کائنات امام کے سامنے جھکتے ہیں اور یہ بات ہمارے شیعہ مذہب کی بدیہیات میں سے ہے کہ کوئی شخص آئمہ علیہم السلام کے معنوی مقامات تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہاں تک کہ ملائکہ مقرب و مرسل بھی۔ (۲)

قدیم شیعہ مفکرین کے مطابق جناب خمینی دنیائے شیعیت کے وہ پہلے مفکر ہیں جنہوں نے ایرانی آیت اللہ حضرات کو یہ احساس دلایا کہ جو شیعہ آیت اللہ مہدی آخرالزماں کا نائب بننا چاہتا ہو اسے خمینی صاحب کے پیش کردہ فلسفہ ولایت فقیہ کے اصولوں ہی پر نیابت مہدی اور مہدی آخرالزماں کے مابین کسی سمجھوتے کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔

خمینی صاحب کے پیش کردہ فلسفہ ولایت فقیہ کا لب لباب یہ ہے کہ موجودہ دور شیعہ حضرات کے مزعومہ بارھویں امام جناب مہدی آخرالزماں کی غیابت یا اسماعیلی عقائد کی شیعہ اصطلاح کے ان کا "دور ستر" ہے۔ غیابت کے اس دور میں شیعہ مجتہدین اعلیٰ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مہدی آخرالزماں کے نائب کی حیثیت سے کسی بھی حکومت کے نظم و نسق پر قبضہ کرلینے کی جدوجہد شروع کر دیں۔ کیونکہ عصر حاضر کے شیعہ فقہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مفروضہ بارہ اماموں کے ہیں۔

جناب خمینی لکھتے ہیں۔

شعیہ لیکن مقتدر آیت اللہ رسول اور آئمہ ہیں۔

ان الفقهاء هم اوصياء الرسول (ص) من بعد الائمة وفى حال غيابهم- وقد كلفوا بالقيام ماكلفه الائمة بالقيام- الكتاب الحكومته الاسلاميه از خمينى ص ۷۵

یقیناً فقہا آئمہ کی عدم موجودگی اور ان کی غیبت کے زمانہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی ہیں۔ اور ان تمام امور کی انجام دہی کے مکلف ہیں۔ جس کے آئمہ مکلف تھے۔

اپنے اس خود ساختہ فلسفے کو گہرائی اور نشوونما بخشتے ہوئے جناب خمینی نے نظریہ "ولایت فقیہ" کی تکمیل کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان امور و اختیارات تک پھیلا دیا جو امور و اختیارات صرف اور صرف جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر اختیارات تاقیامت رہیں گے۔ صاحب موصوف رقم طراز ہیں۔

واذا نهض بامر تشكيل الحكوممته فقيه عالم عادل فانه يلى من إمور المجتمع ما كان يليه النبى (ص) ووجب على الناس ان يسمعوا له ويطيعواويملك هذا من امرالادارة والرعايته والسياسة لناس ماكان يملكه الرسول (ص) واميرالمومنين-
(كتاب الحكومته الاسلاميه تصنيف خمينى ص ۴۹)

جب کوئی عالم و فقیہ (یعنی شیعہ مجتہد) حکومت کی تشکیل کے لئے اٹھ کھڑا ہو تو وہ معاشرے کے اور اجتماعیت کے معاملات میں ان تمام اموراختیارات کا مالک ہو گا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر اختیارات تھے۔ اور تمام لوگوں پر اس (شیعہ مجتہد) کی سمع و طاعت واجب ہو گی۔ اور یہ صاحب اقتدار فقیہ (یعنی شیعہ مجتہد) حکومت کے نظم و نسق، سماج کے مسائل اور امت کے جملہ سیاسی معاملات میں اسطرح مالک و مختار ہو گا جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین حضرت علیؓ مالک و مختار تھے۔

جناب خمینی کی یہ عبارتیں واضح طور پر عالم اسلام کو چیلنج دے رہی ہیں کہ ایران کی ماہر اور تجربہ کار شیعہ پاپائیت نے امت محمدیہ ﷺ کے عقیدۂ ختم نبوت پر قبضہ کر لینے کے خطرناک عزائم کو "ولایت فقیہ" کا ایک سادہ سا نام دے رکھا ہے۔

اے حسن سادہ دل تری رسوائیاں نہ ہوں
کچھ لوگ کشتہ ہوس نام و ننگ ہیں

لیکن کوشش بسیار کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کی چول پر جناب خمینی عقیدہ "ولایت فقیہ" کی چول بٹھا نہیں پاتے یہی وجہ ہے کہ ایران کے ایک شیعہ مجتہد اور معروف اسکالر جناب موسیٰ الموسوی نے کھلم کھلا یہ اعلان کر رکھا ہے کہ

خمینی صاحب کا تراشیدہ نظریہ ولایت فقیہ دین اسلام کے اندر ایک بدعت ہے:

وموضوع ولایتہ الفقیہ من البدع التی ابتدع الخمینی فی الدین الاسلامی واتخذ منہ اساسااللاستبداع اوالمطلق باسم الدین۔(کتاب التورتہ البائسہ تصنیف الدکتورالموسیٰ الموسوی۔ نمبر ۴۹)

یعنی "ولایت فقیہ" کا موضوع خمینی کی ان بدعتوں میں سے ایک بدعت ہے جو موصوف نے دین اسلام کے اندر ایجاد کی ہیں۔۔۔ اور دین کے نام پر موضوع کو استبداد مطلق کے لئے ایک بنیاد بنا ڈالا ہے۔

جناب موسوی نے اس حق گوئی کو صرف اپنی ذات تک محدود نہیں رکھا۔ بلکہ دنیا بھر کے انسانوں کو انہوں نے ایک واضح تنبیہ کر دی ہے کہ وہ آیت اللہ خمینی کی اس بدعت اور گمراہی سے اپنے خرمن ایمان کو بچائیں۔ اپنے عقیدے کو اس قزاق سے بچائیں اور اقوام عالم کو کھل کر بتا دیں کہ "ولایت فقیہ" کا دین اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

میرے اس تبصرے کی تائید میں دکتور موسی الموسوی کی مزید وضاحت ملاحظہ ہو۔

ایران کے کبار شیعہ علماء خمینی کے نظریہ "ولایت فقیہ" سے کوئی تعلق نہیں رکھتے:

ان علی القائم اجمع من المسلمین وغیر مسلمین ان یعرفوا ان فقھاء ایران الکبار والراجع الدینیتہ العظام فیھا عارمنواولایتہ الفقیہ معارضۃ شدیدۃ واعلموا انھا لانمت الی الدین بصلتہ وانھا بدعتہ وضلالہ

کتاب الثورتہ البائسہ تصنیف الدکتور موسی الموسوی ص ۵۱

دنیا بھر کے مسلم اور غیر مسلم کو یہ جان لینا ضروری ہے کہ ایران کے علماء کبار اور عظیم دینی شخصیتوں کا خمینی کے نظریہ ولایت فقیہ سے شدید ترین اختلاف ہے اور ان تمام حضرات نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ دین سے اس کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ نظریہ ولایت فقیہ ایک بدعت اور گمراہی ہے۔

جناب روح اللہ کے خود تراشیدہ نظریہ "ولایت فقیہ" پر ایران کی مجلس علمی کے دانشوروں کا سچا کھرا اور مدلل تبصرہ جو خمینی صاحب کی زندگی ہی میں منظر عام پر آ گیا تھا۔ اسے پڑھ لینے کے بعد یہ احساس شدت سے ابھرتا ہے کہ فلسفہ ولایت فقیہ کے اندر جناب خمینی کی ذہنی توانائیاں نذر استبداد ہیں۔ ان کی عقل کی تمام پہنائیاں تجدد اور تلبیس کی پر فریب یلغار کے بل بوتے پر خود اپنی ہی ذات کو "اللہ" اور اس کے "رسول ﷺ" کے منصب پر فائز رکھنے کی سوریدگی شوق کے مرض میں مبتلا ہیں۔ مجلس علمی کے ان ارکان کا تبصرہ ملاحظہ ہو۔

فقہ اور مجتہد کی ولایت عامہ مطلقہ کا کوئی بھی مسلمان قائل نہیں ہو سکتا۔

خمینی اس نظریہ (ولایت فقیہ) میں بالکل منفرد اور اکیلے ہیں۔ کیونکہ اسلامی فرقوں میں کوئی فرقہ بھی "فقیہ" اور "مجتہد" کی ولایت عامہ مطلقہ کا قائل نہیں حتی کہ فرقہ امامیہ (یعنی شیعہ مولف) جو "امامت" اور "ولایت" کے مسئلے میں انتہائی غلو سے کام لیتا ہے۔ وہ بھی "فقیہ اور "مجتہد" کی "ولایت عامہ" اور "نیابت مطلقہ" کو تسلیم نہیں کرتا۔ چنانچہ فرقہ امامیہ کے علماء متقدمین میں الامام المحدث (مرتب الجامع الکافی) الشیخ صدوق، الشیخ مفید، اور المفسر الطبرسی وغیرہ بیک زبان کہتے ہیں کہ فقیہ عاقل مجتہد کی ولایت عامہ پر کوئی ایسی دلیل قطعی موجود نہیں جو آئمہ معصومین کے آثار و مرویات سے ماخوذ و مستفاد ہو۔ علاوہ ازیں فقیہ مجتہد کے لئے اگر "ولایت عامہ" کو تسلیم کر لیا جائے تو لازمی طور پر "فقیہ عادل" "مجتہد" اور "امام معصوم" کے مابین برابری بھی ماننی پڑے گی۔ اور ان دونوں کے درمیان مساوات اور برابری پر نہ دلیل عقلی موجود ہے۔ اور نہ حجۃ شرعی (۷)

فلسفہ "ولایت فقیہ" کی اس بھرپور مخالفت کے باوجود جناب خمینی نے ایک سو پچھتر دفعات پر مبنی تقریباً بارہ ابواب کا ایک دستوری مسودہ ایران کے حسب ذیل آیت اللہ حضرات کے سامنے پیش کر دیا آیت اللہ محمد کاظم شریعت مداری۔ آیت اللہ شہاب الدین المرعشی۔ آیت اللہ سید عبد اللہ شیرازی آیت اللہ رضا گلپائیگانی۔ آیت اللہ سید محمد شیرازی۔ آیت اللہ محمد صادق روحانی۔ آیت اللہ المنتظری۔ آیت اللہ خلخالی۔ خمینی صاحب کے اس تیار کردہ دستور کی دفعہ ۵ دفعہ نمبر ۱۲ اور دفعہ ۴ خاص طور پر قابل غور ہیں۔

دفعہ نمبر ۵ کے مطابق مملکت کی قیادت امام مہدی کے ظہور تک۔ ایران کی اسلامیہ جمہوریہ کی سربراہی اور "قیادت" "ولایت فقیہ" کے سپرد ہو گی۔ جو عادل دیں دار اور مومن ہو گی۔ اور ملک کی اکثریت کے لئے قابل قبول ہو گی۔

دفعہ ۱۲ کے تحت ریاست کا مذہب اسلام (جعفری۔ اثنا عشری) ہو گا۔ اور سنیوں کے تمام فرقوں کو شخصی قانون کی حد تک آزادی ہو گی۔

دفعہ ۴ کے تحت ملک کی سطح سے لیکر صوبے، شہر، ضلع اور گاؤں تک کی سطح پر مجالس مشاورت قائم کی جائیں گی۔ جناب شریعت مداری نے خمینی صاحب کے دستوری مسودے پر، اپنا اختلافی نوٹ لکھ کر بارگاہ ولایت فقیہ کے نام واپس بھیج دیا۔ جناب شریعت مداری آج بھی اپنی اس رائے پر پختگی بلکہ یقین کی حد تک قائم ہیں کہ فقہا کا رول قانون کو نافذ کرنے اور اپنے الحادی جمع کرنے کی خاطر فریب کاری پر مبنی ایک سیاسی گٹھ جوڑ قائم

کرنے تک محدود نہیں ہوتا۔ سیاسی سطح پر اجتماعی پراپیگنڈہ کرنے کے نتیجے میں نظریہ ولایت فقیہ کے خلاف مخالفین کے اجتماعی ایجی ٹیشن کا ایک خطرناک ردعمل بھی ابھر سکتا ہے۔ وہ فقہا جو مملکت کی پیچیدہ مشینری چلانے کی اہلیت سے عاری ہیں لیکن گزشتہ کئی صدیوں سے ایران کے روحانی پیشوا چلے آرہے ہیں۔ عوامی شکایات کی صورت میں ابھرنے والے اس خطرناک ردعمل کا اصل نشانہ بنیں گے جو گزشتہ کئی صدیوں سے تنقید کا یہ مخاصمانہ ردعمل نہ صرف یہ ایرانی معاشرے کے قلوب واذہان سے فقہا کا احترام ختم کر کے رکھ دے گا بلکہ معاشرے کے دل ودماغ سے مذہب کے روحانی رشتے تک اس سیلاب میں تنکے کی طرح بہہ جائیں گے۔ فقہاء کی مثال کسی زیر تعمیر عمارت کے گرد اس باڑ کی ہوتی ہے جو اس عمارت کے خاکے کی صحیح نشان دہی کرتی ہے۔ مزدوروں اور معماروں کے درمیان رابطے میں سہولت پیدا کرتی ہے۔ تاکہ وہ کام کو تقسیم کر سکیں۔ خمینی صاحب کے اس دستور کے مطابق جس میں جملہ انتظامی امور تک علماء اور فقہاء کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ اگر ان امور کو چلانے میں شیعہ علماء ناکام ہو گئے تو اس کا نتیجہ ''اسلام'' اور ''اسلامی انقلاب'' کی ناکامی کی بھیانک شکل میں نمودار ہو گا۔ جس کے خطرناک نتائج بہت دور رس ہو سکتے ہیں۔

جناب شریعت مداری کی دردمندانہ تجویز یہ تھی کہ فقہا حضرات بنیادی ادارے بنا دیں۔ اور انہیں شریعت کی حدود کے اندر رہتے ہوئے جمہوری انداز میں چلنے دیں۔ اور علماء فقہاء ان جمہوری اداروں کو صرف علمی راہنمائی فراہم کرتے رہیں۔ لیکن خمینی صاحب نے جناب شریعت مداری اور ان کے ہم نوا حضرت کو پس منظر میں دھکیل دیا۔

یورپی پریس نے ان کی نظر بندی کی خبریں شائع کیں۔ حکومت ایران نے تردید نامہ تو جاری کر دیا کہ نظر بندی کی خبر ایک اختراع ہے۔ لیکن ایران کے شیعہ حضرات آج بھی یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ جناب شریعت مداری کی نظر بندی مغربی ذرائع ابلاغ کا ایک تراشا ہوا بہتان سہی۔ لیکن اس حق گو زبان کو نظر داری کی خطرناک لسٹ میں شامل کر لیا جانا تو ایک حقیقت ہے۔

فقیہہ شہر نے تہمت لگائی ہے ساغر پر
یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے

> ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے۔۔ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا حالانکہ جیسا طبری لکھتا ہے وہ حضور رسالتمآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا مصدق تھا اور اس کی اذان میں حضور رسالتمآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی تصدیق تھی۔
>
> (علامہ اقبالؒ)